وبائی امراض اور
اسلام

25-March-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

25مارچ 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

وبائی امراض اور اسلام

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...70 ہزار مُردوں کے زِندہ ہونے کی دلچسپ و سبق آموز حکایت

✿...وباء سے بھاگنا کیسا...؟؟

✿...کیا موت سے بچنا ممکن ہے؟

✿...کرونا وائرس کے متعلق عوامی رَدِّ عمل اور اسلام

✿...وَبَاء کے دِنوں میں کرنے کے 5 کام

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اُردو یا اپنی مادری زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰه! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

نفاق اور جہنّم کی آگ سے نجات

آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرود پڑھتا رہتا ہے، فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

یا شَہِ عرب و عجم! کر دو کرم! | وِرْدِ لب ہر دَم درود و سلام ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی اچھی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے

---

1 ...ضیائے دُرود و سلام، صفحہ: 2۔

کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے، بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے!
❁ عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے بیان سُنوں گا ❁ پورا بیان سنوں گا ❁ عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اس پر عمل کی کوشش بھی کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

70 ہزار مُردے زِندہ ہوگئے

واسِط عِراق کا شہر ہے، یہاں ایک بستی تھی: داوَرْدان، بہت پُرانی بات ہے، اس بستی میں ایک مرتبہ طاعُون (*Plague*) پھیلا، لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے، صُورتِ حال خوفناک ہوگئی، ہر ایک کے سَر پر موت کا ڈَر سُوار ہوگیا، ایک قول کے مطابق بستی کے **70** ہزار افراد نے موت کے ڈر سے بِسْتَر سمیٹے، کھانے پینے کی اشیاء ساتھ لیں اور بستی چھوڑ کر پہاڑوں میں چلے گئے، اللہ پاک کو ان کی یہ حرکت بہت ناپسند ہوئی، چنانچہ اللہ پاک کے حکم سے ایک فرشتے نے پُکار کر کہا: **مُوْتُوْا** سب مَر جاؤ!

یہ آواز آنا تھی کہ **70** کے **70** ہزار، بغیر کسی بیماری کے یَک دَم ہَلاک ہوگئے۔ **8** دِن تک ان کی لاشیں ویسے ہی پڑی پڑی پھول پھٹ گئیں اور چاروں طرف بدبُو پھیلنے لگی، آس پاس کے لوگ بدبو سے پریشان ہو کر یہاں پہنچے اور چاہا کہ انہیں دَفن کر دیں مگر اتنے سَارے مُردے دَفن کرنا بہت دُشوار تھا، لہٰذا اُنہوں نے مُردوں کے آس پاس اونچی دیواریں کر دیں، اس طرح کافِی عرصہ گزر گیا، لاشیں بالکل سَڑ گل گئیں، ہڈیاں بکھر گئیں، پھر ایک دِن حضرت **حِزْقِیل** عَلَیْہِ السَّلام کا یہاں سے گزر ہوا۔

---

1 ... جامع صَغیر، صفحہ: 557، حدیث: 9326۔

حضرت حِزْقِیل عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کو ذُوالکِفْل بھی کہا جاتا ہے، آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ حضرت حِزْقِیل عَلَیْہِ السَّلام نے اتنی ساری ہڈیاں بکھری ہوئی دیکھیں تو بہت دُکھی ہوئے، دِل رَنج و غم سے بھر گیا، آنکھوں میں آنسو آگئے، دُکھ کی اس کیفیت میں اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی! انہیں زِندہ کر دے۔

انبیائے کرام علیہم السَّلام الحمد للہ! بلند شان والے ہیں، ان کا اللہ پاک کی بارگاہ میں وہ مقام و مرتبہ ہے کہ ان کی خواہش پر اللہ پاک اپنے قانون بدل دیتا ہے، قُدرت کا قانون ہے کہ مُردے قیامت سے پہلے زِندہ نہیں کیے جاتے لیکن قربان جائیے! حضرت حِزْقیل عَلَیْہِ السَّلام نے ایک دو نہیں، 70 ہزار مُردوں کو قیامت سے پہلے زِندہ کرنے کی آرزو کی تو اللہ پاک نے وحی بھیجی، فرمایا: اے حِزْقِیل! انہیں پُکاریئے...!!

واہ! سُبْحٰنَ اللہ! زِندہ کرنا اور مارنا اللہ پاک کی صفت ہے، اللہ پاک خود اُن 70 ہزار مُردوں کو زِندہ فرما دیتا، حضرت حِزْقِیل عَلَیْہِ السَّلام کی آرزو تب بھی پوری ہو جاتی تھی مگر دکھانا تھا کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے بندوں کی زبان میں ایسی تاثیر رکھی ہے، ان کا فرما دیناہی مُردے زِندہ کرنے کے لئے کافِی ہے۔ مولانا رُوم رَحْمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

گَرْچِہ اَزْ حُلْقُوْمِ عَبْدُ اللہ بَوَدْ | گُفْتَۂِ اُوْ گُفْتَۂِ اَللہ بَوَدْ

ترجمہ: محبوب بندوں کا فرمان، فرمانِ الٰہی ہی ہوتا ہے، اگرچہ یہ الفاظ بَندے کی زبان سے ادا ہوتے ہیں

اللہ پاک کا حکم ملا، حضرت حِزْقِیل عَلَیْہِ السَّلام نے بکھری ہوئی ہڈیوں کو پُکارا: اے ہڈیو! اللہ پاک کے حکم سے جمع ہو جاؤ! حکمِ نبی سُنتے ہی تمام ہڈیاں اپنے اپنے جسم کے ساتھ ترتیب سے جُڑ گئیں، ڈھانچے تیار ہو گئے۔ حضرت حِزْقِیل عَلَیْہِ السَّلام نے دوبارہ حکم دیا: قُدرت والے مالک و مولیٰ کے حکم سے گوشت اور کھال پہن لو! سب ڈھانچوں پر گوشت اور کھال چڑھ

گئی، جسم تیار ہوگئے۔ حضرت حِزْقِیل عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: مُردَہ جسمو! اللہ پاک کے حکم سے زِندہ ہو جاؤ! اتنا کہنا تھا کہ 70 ہزار مُردے اللہ پاک کی حمد و ثنا کرتے ہوئے زِندہ ہوگئے۔

اب یہ سب لوگ دوبارہ اپنی بستی میں آئے اور کافِی عرصہ زِندہ رہے، ان کے ہاں اَوْلاد بھی ہوئی۔[1] مُردَے زِندہ ہونے کا یہ عجیب وغریب واقعہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت: 243 میں بیان ہوا، ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا۫ ثُمَّ اَحْیَاهُمْؕ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ: 243)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا۔

وَبَاء سے بھاگنا کیسا...؟؟

پیارے اسلامی بھائیو! زِندگی اور موت اللہ پاک کے ہاتھ ہے، کسی جگہ وبائیں پھیلیں، طاعُون آئے تو اِن سے ڈر کر بھاگنا عقل کے بھی خِلاف ہے اور اللہ پاک کو بھی بہت ناپسند ہے۔ طاعُون سے ڈر کر بھاگنے کو تو عُلَما نے گُناہِ کبیرہ فرمایا ہے اور یہی حکم طاعُون کے عِلاوہ دیگر وباؤں مثلاً کُرُونا (Corona) وغیرہ کا بھی ہے۔[2] رسولِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: طاعُون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے کافِروں کے مقابلہ میں میدان چھوڑ کر بھاگنے والا۔[3]

اور کافِروں کے مقابلہ میں میدان چھوڑ کر بھاگنے والا کیسا ہے، اس کی نسبت پارہ 9،

---

1 ...روح البیان، پارہ: 2، البقرہ، تحت الآیۃ: 243، جلد: 1، صفحہ: 382 خلاصۃً۔

2 ...اشعۃ اللّمعات، کتاب: جنائز، جلد: 1، صفحہ: 638۔

3 ...مسند امام احمد، جلد: 10، صفحہ: 146، حدیث: 25262۔

سورۃ الانفال، آیت:16 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ (پارہ9، سورۃ الانفال:16)	ترجمہ کنزالایمان: تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

موت سے چھٹکارا ممکن نہیں

اے عاشقانِ رسول! مَوت کوئی ایسی بھی شے نہیں کہ بھاگ کر، کہیں چھپ کر اس سے پیچھا چھڑایا جاسکے، موت تو ہر جگہ آسکتی ہے، دُنیا میں کوئی ایسا مقام نہیں جہاں چھپ کر ہم موت سے پناہ لے سکیں، جب مُعَامَلہ ایسا ہے تو وباؤں سے ڈر کر بھاگنا عقل مندی نہیں، بے وقوفی ہے، پارہ 28، سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ، آیت:8 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ (پارہ28، سورۃ الجمعہ:8)	ترجمہ کنزالایمان: وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے۔

امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** رضوی دامت برکاتہم العالیہ **غفلت کی نیند** سونے والوں کو گویا کہ جگانے کی کوشش فرمارہے ہیں!

بے وفا دُنیا پہ مت کر اعتبار	تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا	پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
کر لے توبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی	قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! قرآنی آیات، احادیث سے معلوم ہوا کہ موت سے بھاگنا ناممکن ہے، لہٰذا وبائیں پھیلیں، طاعُون آئے، کرُونا دُنیا میں اُودھم مچادے تو احتیاطی تدابیر اختیار کرنا، SOPs (Standard Operating Procedure) پر عمل کرنا اپنی جگہ درست

ہے البتہ وباؤں سے ڈر کر سہم جانا، علاقہ چھوڑ کر بھاگنے کی کوشش کرنا ایک مسلمان کے عقیدے کے بھی خلاف ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے۔

وباؤں کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات

انسانوں میں پائی جانے والی جتنی بیماریاں ہیں، بنیادی طور پر ان کی 3 اَقْسام ہیں:

(1): وہ بیماریاں جو ہمارے جسم میں ہی پیدا ہوتی ہیں اور ہمارے تک ہی محدود رہتی ہیں، جیسے: ٹائیفائڈ (Typhoid)، شوگر، دِل کے امراض وغیرہ۔

(2): دوسری قسم کی بیماریاں وہ ہیں جنہیں اِنْجِیکْٹِو (Injective)، بیماریاں کہا جاتا ہے، ایسے اَمْراض عُموماً ہمارے جسم میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ کہیں سے ان کے جراثیم ہم تک پہنچتے ہیں البتہ ان جراثیم سے فَضا آلود نہیں ہوتی، یہ اَمْراض ایک شخص سے دوسرے کی طرف خون وغیرہ کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں، جیسے: ھیپاٹائٹس، اَیڈز (Aids)، وَغیرہ۔

(3): تیسری قسم کی بیماریاں وہ ہیں جنہیں **وبائی اَمْراض** کہتے ہیں، یہ اَصْل میں جراثیم (Germs)، ہوتے ہیں جو فضا کو آلود کر دیتے ہیں، پھر اُس فضا میں سانس لینے والے ہر شخص کو یہ امراض لگنا ممکن ہوتا ہے، طاعُون اور کُرُوناوائِرس اس کی واضح مثالیں ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیماری چاہے کوئی بھی ہو، انسانی جسم ہی میں پیدا ہو کر، جسم ہی تک محدود رہنے والی ہو، اِنْجِیکْٹِو (Injective) ہو، چاہے وبائی امراض ہوں، اس کے متعلق 2 باتیں ہمیشہ یاد رکھئے! **نمبر 1:** کوئی بھی بیماری نہ تو خود بخود اُڑ کر ایک سے دوسرے کو لگ سکتی ہے، نہ خود اپنے ارادے سے انسان کو بیمار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ **نمبر 2:** جراثیم (Germs) خود کوئی مرض نہیں ہیں، یہ تو اللہ پاک کی چھوٹی سی مخلوق ہے،

جراثیم انسانی صحت کے لئے فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اور بعض جراثیم بیماریوں کا سبب بھی بنتے ہیں، ان جراثیم کا ہاتھوں کے ذریعے، سانس کے ذریعے، آلودہ فَضا میں سانس لینے کے سبب ایک سے دُوسرے کو لگ جانا عام بات ہے لیکن ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جراثیم لگتے بھی صِرف اُسی کو ہیں جس کے متعلق اللہ پاک چاہے اور کسی کو لگ جائیں تو اَثَر بھی اللہ کریم کے حکم ہی سے کرتے ہیں، خود اپنی ذات میں، اپنے ارادے سے لگنے اور انسان کو بیمار کرنے کی صلاحیت جراثیم میں بھی نہیں ہے۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صاف صاف ارشاد ہے: لَاعَدْوٰی کوئی بیماری اُڑ کر نہیں لگتی، عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اُونٹ اچھے بھلے تندرست ہوتے ہیں، ان میں ایک خارش والا اُونٹ آ کر مِل جاتا ہے تو سب ہی خارش والے ہو جاتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ اگر ایسی بات ہے تو پھر پہلے اُونٹ کو خارش کہاں سے لگی؟[1]

یعنی جب پہلے کو بیماری اللہ پاک کے ارادے اور حکم سے لگی ہے تو باقیوں کو بھی اللہ پاک کے حکم و ارادے ہی سے لگی ہے، دُنیا میں کوئی مَرض ایسا نہیں جو خود اپنے اندر ذاتی اَثَر رکھتا ہو۔ جراثیم کا اپنے ارادے سے اَثَر کرنا تو بڑی دُور کی بات انسان جو اشرف المخلوقات ہے، یہ بھی اپنے ہر ارادے کو انجام دینے کی اہلیت نہیں رکھتا:

وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۠ ﴿۲۹﴾ (پارہ30، سورۃ التکویر:29)	ترجمہ کنزالایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو سارے جہان کا رب۔

کون ہے جو مال دار ہونا نہیں چاہتا؟ کیا ہر ایک مال دار ہو جاتا ہے؟ نہیں ہوتا، مال دار

1 ... بخاری، کتاب: طِبّ، بابُ لَاصَفَر، صفحہ: 1447، حدیث: 5717 خلاصۃً۔

وہی ہوتا ہے جسے اللہ مالدار کرتا ہے، کون ہے جو ہمیشہ اس دُنیا میں رہنے کی خواہش نہیں رکھتا؟ کیا کوئی ہمیشہ اس دُنیا میں رہتا ہے؟ نہیں رہتا، نہ چاہتے ہوئے بھی رُوح فرشتے کے حوالے کرنی ہی پڑتی ہے، جان دینی ہی پڑتی ہے، دُنیا سے جانا، قبر میں اُترنا ہی پڑتا ہے۔

اَجَل نے کِسریٰ ہی چھوڑا، نہ دارا	اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا	پڑا رِہ گیا سب یوں ہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس دُنیا میں انسان بھی پُوری طرح اپنی مرضی کا مالِک نہیں ہے تو چھوٹے چھوٹے جراثیم اپنے ارادے اور مرضی سے کسی کو بیمار کرنے کی صلاحیت کیسے رکھ سکتے ہیں؟

الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، ہمارا اِیمان ہے کہ اللہ پاک نے اَعْمَال میں انسان کو اختیار ضرور دیا ہے مگر نِظامِ کائنات میں انسان کا اختیار نہیں، یہ دُنیا اللہ پاک کی مرضی سے چل رہی ہے، ہم راستے کا انتخاب کرتے ہیں مگر اس راستے پر چلنے، اسے عُبُور کرنے، منزل تک پہنچنے کی طاقت اللہ پاک دیتا ہے، ہمیں بیماری لگنی ہے یا نہیں لگنی، یہ اللہ پاک کے ارادے پر مَوْقُوف ہے، دوائی کھانا، نہ کھانا ہمارے اختیار میں ہے مگر اُس دوائی کو شفا کا ذریعہ بنانا، نہ بنانا اللہ پاک کے قبضہ و اختیار میں ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت اِبْرَاہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کافِروں کے سامنے اِعْلانِ توحید کیا اور انہیں اللہ پاک کا تَعَارُف کرواتے ہوئے فرمایا: میرا رَبّ جس کی میں عِبَادت کرتا ہوں، وہ ہے کہ

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ (پارہ19، سورۃ الشعراء:80)	ترجمہ کنزالایمان: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شِفا دیتا ہے۔

مَاشَآءَ اللہ! کلام کا حُسن دیکھئے! ہے تو بیماری بھی اللہ پاک ہی کی جانِب سے اور دیتا شفا

بھی اللہ پاک ہی ہے مگر بیماری ملنے میں نقصان کا پہلو ہے، اس لئے اَدب کرتے ہوئے فرمایا: **اِذَا مَرِضْتُ** جب میں بیمار ہوں۔ یعنی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے بیمار ہونے کی نسبت اپنی طرف کی اور شِفا چونکہ رَحمت و عِنایت اور خیر ہی خیر ہے، اس لئے شفا کی نسبت اللہ پاک کی طرف کرتے ہوئے کہا: **فَهُوَ يَشْفِيْنِ** تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

وہی جو خالق جہان کا ہے، وہی خدا ہے، وہی خدا ہے
جو رُوح جسموں میں ڈالتا ہے، وہی خدا ہے، وہی خدا ہے
مصیبت و درد و رنج و غم میں، حیات کے سارے پیچ و خم میں
وہ جس کو راغب پُکارتا ہے، وہی خدا ہے، وہی خدا ہے

امام رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تفسیر کبیر میں بڑی خوبصُورت حِکایَت لکھی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے پیٹ میں دَرْد ہوا، اللہ! اللہ! نصیب دیکھئے! ہمیں دَرْد ہو تو ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں مگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی شان و عظمت کے کیا کہنے! آپ کو دَرْد ہُوا تو کوہِ طُور پر حاضِر ہوئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: مولیٰ! پیٹ میں دَرْد ہے۔ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! جنگل میں جائیے اور فلاں جڑی بُوٹی کھا لیجئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام جنگل میں پہنچے، جڑی بوٹی حاصِل کی، کھائی اور آرام آگیا۔ کچھ عرصے کے بعد پھر پیٹ میں اسی طرح کا دَرْد ہوا، اب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو علاج معلوم تھا، چنانچہ جنگل میں گئے، وہی جڑی بُوٹی لی اور کھالی مگر خُدا کی قُدْرت کہ اس بار اس کا اَثر اُلٹا ہوا، پہلے دَرْد ٹھیک ہو گیا تھا، اب مزید بڑھ گیا۔ بڑی حیرانی ہوئی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پھر کوہِ طُور پر حاضِر ہوئے، بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: مولیٰ! مُعَامَلہ سمجھ نہیں آیا، پہلے جڑی بوٹی کھائی تھی تو آرام آیا تھا، اب کھائی ہے تو دَرْد میں اِضافہ ہو گیا

ہے، یہ ماجرا کیا ہے؟ ارشاد ہوا: مُوسیٰ! پہلے میرے حکم سے گئے تھے تو شفا ملی، اب کی بار اپنی مرضی سے گئے تھے تو دَرْد بڑھ گیا، اے موسیٰ! کیا آپ نہیں جانتے...؟ بے شک دُنیا کی ہر چیز زہرِ قاتل ہے، میرا نام ہے جو اسے شِفا بناتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! پتا چلا مَرض آنا بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے، شِفا ملنا بھی اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے، لِہٰذا وبائیں پھیلیں، بیماریاں آئیں تو کبھی بھی اپنے نظریات کو کمزور نہ ہونے دیجئے! ایمان پختہ رکھئے۔ ہاں! احتیاطی تدابیر اختیار کرنا، SOPs (Standard Operating Procedure) پر عمل کرنا بہر حال لازمی ہے کہ اِحتیاط کرنا بھی اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی نے سکھایا ہے۔

کروناوائرس پر عوامی رَدِّ عمل

ابھی جب کُرُوناوائرس کی شدید لہر آئی اور اس نے کم و بیش پوری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، اخبارات میں، **T.V** پر، سوشل میڈیا پر، یہاں تک کہ ہر شخص کی زبان پر کرونا کی خبریں عام تھیں، ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا، اب بھی کئی ملکوں میں اس کے اثرات موجود ہیں، کرونا کے مُعَاملے میں 2 قسم کی سوچ رکھنے والے اَفْراد تھے:

(1): کچھ تو انتہائی خوف زَدہ ہو کر تقریباً گھروں میں قید ہی ہو گئے تھے، ان کے مطابق شاید یہ دُنیا کا اختتام تھا، انہیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے کرونا دُنیا سے انسانوں کا خاتمہ کر کے چھوڑے گا۔ **(2):** اس کے بر عکس (Opposite) ایک تعداد ایسے لوگوں کی بھی تھی جن کا کہنا تھا کہ کُرُونا شَرُونا کچھ نہیں ہے، اللہ پاک پر تَوَکُّل کرنا چاہیے، ہاتھ ملانے سے، بغیر ماسک کے گھُومنے پھرنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا، ہمیں ڈاکٹرز کی بتائی گئی

---

[1]... تفسیر کبیر، جلد:1، صفحہ:152۔

احتیاطوں پر عمل کرنے کی بالکل حاجت نہیں ہے، بعض نادان تو حکومتوں پر، ڈاکٹر حضرات پر الزام تراشیاں کرکے معاذ اللہ! گُناہوں کا شِکار بھی ہو رہے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دونوں ہی انداز غلط ہیں، پہلی بات تو یہ یاد رکھئے کہ ہمّت ہارنا اَور نفسیاتی طور پر خوف زدہ ہو جانا خود ایک مَرض ہے، ہمارے پیارے دینِ اسلام کی یہ خاصیت ہے کہ اسلام ہمیں حوصلہ دیتا ہے اَور آخری سانس تک ہماری ہمت بندھاتا ہے، یہ اسلام کا مزاج ہے، اسلام ہمیں ڈرنا نہیں، بلکہ **حالات کا مقابلہ** کرنا سکھاتا ہے، اسلام ہمیں جینا سکھاتا ہے، اسلام کی بہت ساری تعلیمات میں سے صِرف ایک تعلیم "تَقْدِیْر" کو ہی لے لیجئے، اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں فرمایا:

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَاؕ (پارہ 27، سورۃ الحدید: 22)	ترجمہ کنزالایمان: نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اُسے پیدا کریں۔

یہ تقدیر ہے کہ دُنیا میں انسان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا تھا اور انسان جو کچھ کرنے والا تھا، اللہ پاک نے سب کچھ اپنے عِلْمِ حقیقی سے جانا اور تَقْدِیْر میں لکھ دیا، اس تقدیر پر ایمان رکھنے کا فائدہ کیا ہوتا ہے؟ اس سے اگلی آیت میں اس کی حکمت بیان کی، ارشاد ہوتا ہے:

لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پارہ 27، سورۃ الحدید: 23)	ترجمہ کنزالایمان: اس لئے غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا۔

یعنی اے انسانو! تمہیں جو ملتا ہے، اللہ پاک کی طرف سے ملتا ہے، لہٰذا اُس پر اِترانا خلافِ عقل ہے، چاہیے کہ بندہ نعمت ملنے پر شکر ادا کرے اور جو مصیبت، پریشانی، بیماری آتی ہے وہ بھی اللہ پاک کے حکم سے، تقدیر میں لکھے ہوئے کے مطابق آتی ہے، جب

مُعَاملہ ایسا ہے تو غم میں ڈوب کر، خوف زَدہ ہو کر ہمت ہار دینا، واویلا مچانا، شور شرابا کرنا ایک عقل مند کو کیسے زیب دے سکتا ہے، اس لئے بندے کو چاہئے کہ چاہے جیسی بھی مشکل آجائے، ہمت نہ ہارے بلکہ حوصلہ کرے اور اللہ پاک کی رحمت پر اُمّید رکھے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ ہمت اور حوصلے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان خود کو موت کے حوالے ہی کر دے، اسلام اس کی بھی ہر گز اجازت نہیں دیتا، اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:195)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

اسلام صراطِ مستقیم ہے، اسلام ہمیں درمیانی راہ چلاتا ہے، نہ تو ہم نے ہمت ہار کر بالکل مایُوس ہونا ہے اور نہ *Overconfidence* (اُوَور کَنْ فِیْ ڈَیْنس) کا شِکار ہو کر خود کو مصیبت کے حوالے کرنا ہے، ہمارا یہ جسم، ہماری جان اللہ پاک کی امانت ہے، اس کی حِفَاظت کرنا ہمارے ذِمّہ لازم ہے، خود کو ہلاکت پر پیش کرنا، احتیاطی تدابیر اختیار نہ کرنا، اسباب کی پرواہ نہ کرنا حقیقت میں تَوَکُّل نہیں، اللہ پاک کی نافرمانی ہے۔

یہ دنیا دَارُ الْاَسْبَاب ہے، اللہ پاک نے اپنی حکمتِ کامِلہ سے ہر شے کے اسباب پیدا فرمائے ہیں اور کاموں کے نتائج کو ان اَسْبَاب کے متعلق کیا ہے، آگ میں ہاتھ رکھنے سے ہاتھ جلتا ہے، پانی پینے سے پیاس بجھتی ہے، کھانا کھالینے سے بھوک مٹتی ہے، ہر چیز اِس دُنیا میں اَسْبَاب کے تحت چلتی ہے، جو شخص اِن اَسْبَاب کو چھوڑتا ہے وہ تَوَکُّل اختیار نہیں کرتا بلکہ اللہ پاک کی حکمتِ کامِلہ کا انکار کرتا ہے۔ تَوَکُّل بھروسے کو کہتے ہیں اَور بھروسہ دِل کی ایک کیفیت ہے، ظاہِر میں اَسْبَاب اختیار کر کے دِل میں بھروسہ اُن اَسْبَاب کے بجائے اللہ

پاک پر رکھنا، یہ اَصل تَوَکُّل ہے۔ جو شخص اسباب تَرْک کرتا ہے، وہ تَوَکُّل نہیں کرتا، معاذ اللہ! اللہ پاک کی حکمتِ کامِلہ کا خِلاف کرتا ہے۔

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کیسے تَوَکُّل والے تھے؟ ساری زِندگی اپنا گھر نہ بنایا، ایک پیالہ تھا پانی پینے کا، ایک وَقت آیا کہ آپ نے وہ بھی پاس نہ رکھا اور چُلُّو ہی کے ذریعے پانی پینے لگے، کیسا کمال کا تَوَکُّل تھا؟ ایک مرتبہ شیطان آپ کے پاس آیا، بولا: اے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام! آپ اللہ پاک پر تَوَکُّل رکھتے ہیں؟ فرمایا: ہاں بالکل رکھتا ہوں۔ بولا: اگر ایسا ہے تو سامنے پہاڑ پر چڑھ کر چھلانگ لگا دیجئے، دیکھتے ہیں، آپ کا رَبّ آپ کو بچاتا ہے یا نہیں۔ فرمایا: اے مَردُود! میں اللہ کریم پر بھروسہ کرتا ہوں، مگر اُس کا امتحان نہیں لیتا۔[1]

اللہ! اللہ! معلوم ہوا جو احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کرتا اور خود کو ہلاکت پر پیش کرتا ہے، یہ تَوَکُّل نہیں کرتا بلکہ معاذ اللہ! اللہ پاک کا امتحان لیتا ہے۔ اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ...!!

جنّتی صحابی حضرت اُسامہ بِن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، اللہ کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طاعُون ایک عذاب تھا، جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا، جب تم سُنو کہ فلاں جگہ طاعُون پھیلا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر جس جگہ تم موجود ہو، وہیں طاعُون پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔[2]

اس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: طاعُون ایک بَلاء ہے اور بَلاء میں خود جانا نہیں چاہیے اور جب آجائے تو گھبرانا نہیں چاہیے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ

---

1 ... فتاوی رضویہ، جلد:24، صفحہ:267 خلاصۃً۔

2 ... بخاری، کتاب: انبیاء، صفحہ:892، حدیث:3473۔

اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح طاعُون سے بھاگنا حرام ہے، اسی طرح وہاں (یعنی طاعُون والی جگہ) جانا بھی ناجائِز و گُناہ ہے، اَحادِیْث میں ان دونوں سے ممانعت فرمائی، طاعُون والی جگہ سے بھاگنے میں تَقْدِیْر الٰہی سے بھاگنا ہے اور طاعُون والی جگہ جانے میں بلاءِ الٰہی سے مُقَابَلہ کرنا ہے اور ایسا کام کرنے کو تَوَکُّل کا نام دینا صِرْف بےوَقُوفی اور جہالت ہے۔[1]

بہر حال! وبائیں آئیں، آفات آئیں تو ہم نے اپنا عقیدہ تو مضبوط رکھنا ہی ہے، ساتھ ہی ساتھ احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی ہیں۔

وبائیں اور آفات کیوں آتی ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا میں وبائیں پھیلنے، آفات آنے کی بہت حکمتیں ہوتی ہیں، بہت دَفعہ آفات و مصائب کے ذریعے بندوں کا امتحان لیا جاتا ہے، پرکھا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے اور کون بے صبری کرتا ہے، کون اللہ پاک کی قُدْرَت و حکمت پر یقین رکھتا ہے اور کون عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہوا گمراہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔

کئی مرتبہ آفات و مصائب کے ذریعے بندوں کے دَرَجات بلند کئے جاتے ہیں، کئی آفات بطورِ خاص بندۂ مؤمن کے حق میں ذریعۂ رَحْمت ہوتی ہیں، صدرُ الشریعہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اَمْجَد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے فائدے بے شُمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے، یہ ظاہِری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے، حقیقی بیماری تو اَمراضِ رُوحانیہ (مثلاً دنیا کی محبت، دولت کی حِرْص، بخل، دِل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی

[1]... فتاویٰ رضویہ، جلد: 24، صفحہ: 308 بتغیر۔

چیز ہے اور اسی کو مَرَضِ مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہیے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ پاک اپنے بندے کو بیماری میں مبتلا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر گُناہ مٹا دیتا ہے۔[2] حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں، اللہ کے پیارے، اُمَّت کے سہارے، سب سے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ایک رات بخار میں مبتلا ہو اَوْر اس پر صبر کرے اور اللہ پاک سے راضی رہے تو اپنے گُناہوں سے ایسے نکل جائے جیسے اُس دِن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔[3]

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر	یہ مرض تیرے گُناہوں کو مٹا جاتا ہے
اَصل بربادکُن امراض گُناہوں کے ہیں	بھائی! کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے؟

وباؤں بالخصوص طاعُون کو تو اس اُمَّت کے حق میں ذریعۂ رَحمت قرار دیا گیا ہے۔ مُعْجَمِ اَوسط کی روایت ہے، رسولِ خُدا، اَحْمَدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طاعُون میری اُمّت کے لئے شَہادَت ہے، یہ ایک گلٹی ہے جو بغلوں اور نرم جگہوں پر نکلتی ہے، جو اس وباء سے مَرے شہید ہے اور جو طاعُون کے دِنوں میں صبر کے ساتھ ٹھہرا رہے وہ راہِ خُدا میں اسلامی سَرحَد کی حِفَاظت کرنے والے کی طرح ہے۔[4]

وبائیں اَوْر آفات آنے کی ایک حِکمت بندوں کو اُن کی اَوْقات یاد دِلانا بھی ہے، جب انسان اپنی اَوْقات سے باہَر نکلتا ہے، تکبر کے بَوْل بولتا ہے، معاذ اللہ! بول کر یا زبانِ حال سے اللہ پاک کی قدرت کو چیلنج کرتا ہے تو اسے ناگہانی آفات میں مبتلا کرکے اس کی اَوْقات یاد دلائی جاتی ہے، ابھی کی دیکھ لیجئے! ٹیکنالوجی کیسے عُروج پر ہے، چاند پر پہنچنے بلکہ

1... بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:799، حصہ:4۔
2... مستدرک، کتابُ الجنائز، صفحہ:669، حدیث:1326۔
3... شُعَبُ الْاِیْمان، صفحہ:167، حدیث:9868۔
4... معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:150، حدیث:5531۔

اب تو مریخ پر اُترنے کی بھی خبریں عام ہیں، سائنس خود اگرچہ ایک اچھا عِلْم ہے مگر ایسے نادان انسانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو سائنس کو بنیاد بنا کر اللہ پاک کے دِیْن کو چیلنج کرتے ہیں، اللہ پاک کے اَحْکام کو فرسُودہ اور پُرانی کہانیوں کے طَور پر دیکھا جارہا ہے بلکہ معاذ اللہ! ایسے عقل سے پیدل بھی ہیں جو سائنس کو بنیاد بنا کر اللہ پاک ہی کا انکار کر رہے ہیں، اپنی عارضی، فانی اور آلات کی محتاج طاقت کو لے کر غرور و تکبر میں خود سے بے قابُو ہوئے جاتے ہیں اور جو اللہ پاک کو مانتے ہیں، ان میں بھی ایک تعداد ہے جو جدت، فیشن، ترقی کا نام لے کر زبان سے نہ سہی اپنے عمل سے اللہ پاک کے دین اور احکام کو پسِ پُشت ڈال رہے ہیں، قرآنی آیات اور اَحادِیث کا مذاق اُڑایا جارہا ہے، اِن حالات میں جب دُنیا غرور و تکبر کے نشے میں مست تھی، اللہ پاک نے ایک کُرُونا وائِرس بھیجا، جو اتنا چھوٹا ہے کہ آنکھ سے دکھائی بھی نہیں دیتا، ایک تحقیق کے مُطَابِق پوری دُنیا میں جو کرونا پھیلا، اسے اگر جمع کیا جائے تو 2 چمچ چینی کی مِقْدار بنے گا، اتنے سے کرونا نے پُورِی دُنیا کا نظام درہم برہم کر کے رکھ دیا، ایک وَقْت کے لئے پُوری دُنیا جام ہو گئی، لاک ڈاؤن لگ گئے، ڈاکٹرز عِلاج میں ناکام ہوتے رہے، کُرُونا کو روکنا، اسے زَیْر کر پانا وبالِ جان بَن گیا، سائنس دانتوں میں انگلیاں دبائے حیرت سے دیکھتی ہی رِہ گئی اور کوئی کچھ نہ کر پایا، یہ انسان کی اَوْقات ہے، اللہ پاک ایسی آفات بھیج کر بتاتا ہے کہ

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خُدا ہے

بھلا ہے کوئی اس کے سامنے سَر اُٹھانے والا؟ ہے کوئی اُس سے بڑھ کر طاقت وعِزت والا؟ نمرود بَدبَخت، خُدائی کا دعویٰ کرنے والا سَر پھِرا بادشاہ ہزاروں کی فوج لے کر اللہ پاک سے جنگ کرنے نکلا تھا، اللہ پاک نے اپنے عظیم لشکروں میں سے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا، مچھروں نے اس کی ہزاروں کی فوج پر حملہ کیا، تیر و تلوار کچھ کام نہ آئے، اس کے

فوجی کھڑے کھڑے گِرے، مچھروں نے اُن کے جسم کھالئے، ہڈیاں خالی رہ گئیں، یہ ہے انسان...!! اللہ پاک ہی کی عطا کی ہوئی معمولی طاقت پر بھروسہ کرکے تکبر کرنے والا...!

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ

(پارہ30، سورۃ عبس:17-18)

ترجمہ کنزالایمان: آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے اُسے کا ہے سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا۔

اللہ! اللہ! جب انسان کا حال یہ ہے تو اسے غرور و تکبر میں اُونچا اُڑنا، اُونچے بول بولنا، شوخیاں مارنا کب زیب دیتا ہے؟ صِرْف ایک چیز ہے جو انسان کو زیب دیتی ہے اور وہ ہے عاجزی، انسان کی سب سے اَفْضَل واَعْلیٰ حالت، سجدے میں سَر زمین پر رکھ کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا ہے، ہم پر لازِم ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور سَر جھکائیں، عاجزی وانکساری کے ساتھ زِندگی بَسَر کریں کہ یہی حقیقی بلندی ہے، حَدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: **"مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ"** جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہم سب کو عاجزی وانکساری نصیب فرمائے، اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔ اگر خدانخواستہ وبائیں پھیلیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ آیئے! اس بارے میں چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

(1): کَثْرَت سے اِسْتِغْفار کیجئے

وَبائیں آنے کا ایک بڑا سبب گُناہ بھی ہیں، اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

(پارہ25، سورۃ الشوری:30)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

[1] ... شُعَبُ الْاِیْمان، حسن اخلاق کا باب، جلد:6، صفحہ:276، حدیث:8140۔

اللہ اکبر! اس موقع پر بھی اللہ پاک کی رَحمت دیکھئے! ارشاد ہوتا ہے:

وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ﴿۳۰﴾ (پارہ25، سورۃ الشوریٰ:30) | ترجمہ کنزالایمان: اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

پارہ 14، سورۃ النحل، آیت: 61 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ (پارہ14، سورۃ النحل:61) | ترجمہ کنزالایمان: اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا۔

اے عاشقانِ رسول! توبہ و استغفار عِبادت ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہر حال میں اللہ پاک سے مُعافی مانگیں، توبہ کیا کریں اور اگر خدانخواستہ وبائیں پھیلیں، آفات آئیں، تب تو کثرت کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا چاہیئے کہ اس کی برکت سے آفات ٹل جاتی ہیں، حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام کی قوم پر ایک مرتبہ سخت قحط آیا تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام نے انہیں اس قحط سے نجات پانے کا ایک بہترین طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًاۙ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ﴿۱۲﴾ (پارہ29، سورۃ نوح:10 تا 12) | ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شرّاٹے کا مینہ (موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

مجھے سچی توبہ کی توفیق دے دے
پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(2): نماز سے مدد طلب کیجئے

آفات و مَصائِب کے وقت، مشکلات میں نماز کے ذریعے اللہ پاک سے مدد مانگنی چاہیئے کہ نماز ذریعۂ نجات ہے، پارہ 2، سُوْرَۂ بَقَرَہ، آیت: 153 میں حکم ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴿۱۵۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

اے عاشقانِ رسول! مشکل میں نماز کے ذریعے اللہ پاک سے مدد چاہنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب بھی کوئی اہم مُعاملہ پیش آتا تو آپ نماز ادا فرماتے، ہمیں بھی اس سُنّتِ مصطفےٰ پر عمل کرکے ثواب کمانا چاہیے۔

(۳): وباؤں میں کثرت سے دُعا کیجئے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مشکل پیش آئے، وبا پھیلے یا بیماری آئے، طوفان آئیں یا قحط سالی ہو، کیسی ہی مشکل آجائے، دُعا والے ہتھیار کو استعمال کرنا ہر گز مَت بھولئے اور یاد رکھئے! دُعا کرنا صِرف نیک لوگوں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اللہ پاک ہر ایک کی سُنتا ہے، دُعا تو خود عِبادت بلکہ حدیثِ پاک میں فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دُعا عِبادت کا مَغز ہے۔[2] لہٰذا ہر ایک کو دُعا کرنی چاہیے۔ ہاں! دُعا میں اللہ پاک کے حُضُور نیک لوگوں کا وسیلہ پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! دُعا جلد قبول ہو کر اَثَر دکھائے گی۔ ایک حدیثِ پاک میں آتا ہے: ایک نابینا صَحَابِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور آنکھیں طلب کیں، غمخوار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نمازِ حاجت اور دُعا سکھائی، انہوں نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی، دُعا کی، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آنکھیں ایسی روشن

---

1 ...مسند اَبِی یَعْلٰی، مُسْنَدِ جابِر، جلد:2، صفحہ:123، حدیث:1812۔

2 ...ترمذی، کتابُ الدَّعْوات، دعا کی فضیلت، صفحہ:777، حدیث:3371۔

ہوئیں، گویا کبھی نابینا ہی نہ تھے۔[1]

وہ نماز اَوْر دُعا کیا ہے، سنئے ! اَوْر مشکلات میں پڑھنے کی نیت کیجئے: تازہ وُضو کر کے دو رَکعت نمازِ نفل پڑھئے، سلام کے بعد یوں دُعا کیجئے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، یَارَسُوْلَ الله! اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ۔ اے اللہ پاک! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم جو نبیٔ رحمت ہیں، ان کے وسیلے سے تیری جانب متوجہ ہوں۔ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم ! میں آپ کے وسیلے سے اللہ پاک کی طرف متوجہ ہوں تاکہ میری حاجت پُوری کر دی جائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(۴): وباء کے وقت اَوْراد و وَظائف پڑھئے

وباء کے وقت **قرآنِ کریم کی خوب تِلاوت کیجئے**، حدیثِ پاک میں ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآن یعنی قرآن بہترین دَوا ہے۔[3] سُوْرَۃُ الْفَاتِحَه پڑھئے کہ **100** مرتبہ سُوْرَۃُ الفاتحہ پڑھ کر جو دُعا کی جائے، قبول ہوتی ہے،[4] سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنے سے مشکل دُور ہوتی ہے۔[5] سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل **11** بار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔[6] سُوْرَۃُ

---

1 ... فضائلِ دُعا، صفحہ:295بتغیرِ قلیل۔

2 ... ترمذی، باب(118)، صفحہ:818، حدیث:3578۔

3 ... جامع صغیر، صفحہ:245، حدیث:4007۔

4 ... جنتی زیور، صفحہ:587۔

5 ... جنتی زیور، صفحہ:596۔

6 ... جنتی زیور، صفحہ:600۔

اَلْقَارِعَه پڑھنے سے بلاؤں سے حِفَاظت ہوتی ہے۔[1] سُوْرَۃُالنُّوْح پڑھئے کہ وبائی اَمراض بھگانے میں بہت مفید ہے۔[2]

کلامِ خُدا ہر مرض کی دَوَا ہے | علاجِ گِراں مَایہ بخشا ہے اُس نے

دَرُودِپاک کی بھی کثرت کیجئے کہ دَرُودِ پاک ہر دَرْد کی دوا ہے، ہر مشکل کا حل ہے، درود پڑھنے سے شِفَا ملتی ہے، درود پڑھنے سے غم دُور ہوتے ہیں۔ اسی طرح وباء کے دِنوں میں اذان بھی دیجئے کہ اس سے وبائیں بھاگتی ہیں، بہارِ شریعت میں ہے: وبا کے زمانے میں اذان دینا مستحب (یعنی شرعاً پسندیدہ) ہے۔[3]

(۵): دُکھی انسانوں کو یاد رکھئے

پیارے اسلامی بھائیو! پریشان حال کی پریشانی دُور کرنا کارِ ثواب ہے، وباؤں آفتوں کے وقت یہ نیک کام کرنا ہرگز نہیں بھولنا چاہئے، اللہ کے پیارے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَللّٰہُ فِیْ عَوْنِ عَبْدِہٖ مَاکَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ بندہ جب تک اپنے مسلمان بھائی کی مُعَاوَنَت کرتا ہے، اللہ پاک اس کی مدد فرماتا ہے۔[4]

احادیث میں طَاعُوْن پھیلنے کے دِنوں میں، طاعُوْن سے ڈر کر بھاگ جانے سے منع کیا گیا ہے، اس کی ایک حکمت بیان کرتے ہوئے مُفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: وَبا میں اکثر اپنے اَہْلِ قرابت اور دوست اَحْبَاب بیمار ہو جاتے ہیں، جس سے

---

1 ... جنتی زیور، صفحہ: 603۔
2 ... کورونا وائرس اور دیگر وبائیں، صفحہ: 28۔
3 ... بہارِ شریعت، جلد: 1، حصہ: 3، ص 466 بتغیر۔
4 ... ابوداؤد، کتابُ الْاَدب، صفحہ: 775، حدیث: 4946۔

وہ بھاگ نہیں سکتے، اگر اس موقع پر تندرستوں کو بھاگنے کی اجازت دی جائے تو ان بیماروں کی تیمارداری کون کرے، یہ لوگ یقیناً سخت تکلیف سے مَریں گے اور ان کو کفن بھی میسر نہ ہو گا۔ اس لئے یہاں ٹھہرنا بہت ثواب کا کام ہے جیسے جہاد کی صف میں ٹھہرنا۔ مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مزید فرماتے ہیں: میں نے خود دیکھا کہ ایک بار بَدایُوں (ہند) میں طاعُون پھیلا، مسلمانوں کے جنازے بہت عزت و احترام سے جاتے تھے، ان کے ساتھ بڑا مجمع اور آگے نعت خوانی ہوتی تھی، جبکہ غیر مسلموں کی لاشوں کو حکومت نے چھکڑوں اور بیل گاڑیوں میں لدوا کر پھینکوایا، یا زمین میں دبوا دیا کیونکہ ان کے تندرست انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، اس واقعہ سے کئی غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں دِین کا کام کرنے میں مَصرُوف ہے اور مَاشَآءَ اللہ! بانیٔ دعوتِ اسلامی، ، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی والی سوچ، مرحبا! 2005 میں زلزلہ آیا جس میں لاکھوں کی تعداد میں اموات ہوئیں، پوری کی پوری بستیاں ہی ختم ہو گئیں، کئی مکان ٹُوٹ گئے، کئی لوگ معذور ہو گئے، سیلاب آئے اور ابھی کَرُونا کی وجہ سے غریب بے چارے مشکل کا شِکار ہوئے تو الحمد للہ! دَعْوَتِ اسلامی کے شعبے **فیضان گلوبل رِیلیف فاؤنڈیشن**(FGRF) نے بڑھ چڑھ کر مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔

لاک ڈاؤن کے دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لاکھوں افراد میں **رقم**(Cash) اور **خوراک**(کھانے پینے

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ 1، سورۃ البقرہ، تحت الآیۃ: 59 جلد: 1، صفحہ: 517 خلاصۃً۔

کے ضروری سامان) کی تقسیم کی گئی، جس کی مجموعی مالیت **کروڑوں روپے** بنتی ہے۔ **تھیلیسیمیا** اور دیگر امراض میں مبتلا افراد کی مدد کے لیے اب تک **ہزاروں خون کی بوتلیں** (Blood Bags) مختلف اداروں کو فراہم کی جاچکی ہیں اور **تھیلیسیمیا فری پاکستان** (Thalassemia Free Pakistan) پر کام جاری ہے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

اے عاشقانِ رسول! آپ کی دعوتِ اسلامی صِرف مشکل حالات میں ہی کام نہیں کرتی بلکہ سارا سال ہی دِینی کاموں میں مَصرُوف رہتی ہے، مشکل آجائے تو لوگوں کی خدمت کرتی ہے اور عام حالات میں نیکی کی دَعُوَت دے کر مسجدیں آباد کرتی، سُنّتوں کا پیغام عام کرتی اور لوگوں کو دِین سے قریب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول کے ساتھ وابستہ ہو کر دِین کی خدمت کیجئے، سنتیں سیکھئے، عِلمِ دین سیکھئے، خُود عَمَل کیجئے اور 12 دینی کاموں میں عملی طور پر حِصّہ لے کر ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش میں مَصرُوف ہو جائیے۔

12 دینی کاموں میں ایک کام ہفتہ وار اجتماع بھی ہے، جس میں آپ اس وقت شریک ہیں، آپ تِلاوت ونعت سُنی، ابھی بیان کا سلسلہ جاری ہے، اس کے بعد ہفتہ وار اجتماع میں پڑھائے جانے والے مخصوص دُرودِپاک پڑھائے جائیں گے، ذِکر و دُعا ہو گی، پھر اِنْ شَآءَ اللہ! سیکھنے سکھانے کے حلقے لگیں گے اور یُوں علمی و رُوحانی فضا قائم رہے گی، اللہ پاک نے چاہا تو گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی رغبت بڑھے گی، تَو نیت کیجئے کہ ہر ہفتہ وار اجتماع میں خود بھی شرکت کریں گے اور دوسروں کو بھی دعوت دے کر ساتھ

لانے کی کوشش کیا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ!

شرابی کی توبہ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں بُرے اخلاق کا مالک اور شراب جیسی ناپاک چیز پینے کا عادی تھا، شراب کی محفل سجانا اور بیہودہ ولغو کاموں میں اپنا وقت ضائع کرنا میرے پسندیدہ کاموں میں شامل تھا۔ دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ میرے چچازاد بھائی نے ایک مرتبہ مجھے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی۔ میں نے شرکت کرنے کا اقرار کر لیا اجتماع گاہ میں رُوح پرور مناظر دیکھے، بیان سنا، **مبلغِ** دعوتِ اسلامی کے بیان نے مجھے میرے گناہ یاد دلا دیئے، اجتماع کے اختتام پر دُعا میں شرکاء کا گِڑ گِڑا کر اللہ پاک سے مغفرت کی بھیک طلب کرنے اور خوفِ خدا میں رونے والوں کی گِریہ وزاری سُن کر میرا پتھر دل بھی موم ہو گیا اور میری آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے، سچی توبہ کی اور سنّتوں بھری زندگی کی ابتدا کرنے کا اِرادہ کیا اور دِینی ماحول سے وابستہ ہو گیا، **اس دینی** ماحول کی برکت سے جہاں بے شمار دینی معلومات سے واقف ہوا وہیں دنیاوی طور پر بھی فوائد ملے۔ میں گھٹنوں کے انتہائی شدید درد میں مبتلا تھا، میں بہت پریشان تھا، اس تکلیف سے نجات پانے اور سکون کا سانس لینے کے لئے کافی علاج معالجہ بھی کروا چکا تھا اور **رُوحانی علاج** کا بھی سلسلہ جاری رہا، الحمد للہ! چند دنوں میں ہی درد سے چھٹکارا مل گیا۔

ترا شکر مولا دیا دینی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی
یقیناً ہے برکت بھرا دینی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[1]

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے | سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

"مُسکرانا" سُنَّت ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے۔[2] (2): اَلْقَہْقَہَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللہِ یعنی قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ پاک کی طرف سے ہے۔[3] قہقَہے سے مُراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اِسے پسند کرتا ہے اور قہقہہ لگانے والے پر سُوار ہو جاتا ہے جبکہ تَبَسُّم سے مُراد بِغیر آواز کے تھوڑی مِقدار میں ہنسنا ہے۔[4] یادر ہے! قہقہہ لگانا اگرچہ شیطان کی طرف سے ہے، بُرا بھی ہے اور سنَّت بھی نہیں تاہم گناہ نہیں ہے۔ بِالفرض کسی عالِم صاحِب یا بُزرگ کو قہقہہ لگاتا پائیں تو اُن کی طرف سے اپنے دل میں ہرگز کسی قسم کا مَیل نہ لائیں۔[5]

---

1 ... جامِع بَیانِ عِلْم، جلد: 1 صفحہ: 201، حدیث: 220۔

2 ... ترمذی، کِتاب: بِرُّ وَالصِّلَۃ، صفحہ: 478، حدیث: 1956۔

3 ... معجم صغیر، صفحہ: 713، حدیث: 1057۔

4 ... فیض القَدِیر جلد: 4، صفحہ: 706، تحت الحدیث: 6196۔

5 ... نیکی کی دعوت، صفحہ: 249۔

اے عاشقانِ رسول! مسکرانا سُنّت ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکثرت مسکرایا کرتے تھے، صحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کے ایسے اَقوال مَوْجُود ہیں کہ ہم نے مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب بھی دیکھا، مسکراتے ہوئے پایا۔(1)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ❁ مسکرانا مُردہ دِلوں کو زِندہ کرتا ہے۔(2) ❁ رضائے الٰہی کی خاطر مسکرا کر ملنا باعثِ ثوابِ آخرت و مغفرت ہے۔(3) ❁ مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے دینی کام کو نہایت آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے، جی ہاں! آپ کی معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں اِنقلاب برپا کر سکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو مَعَاذَ اللّٰہ گمراہی کے گہرے گڑھے میں گِرا سکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت جتنا ہو سکے مُسکراتے رہئے۔(4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسند امام احمد، جلد:9 صفحہ:44، حدیث:22359۔

2 ... کب مسکرانا چاہیے؟، صفحہ:2۔

3 ... نیکی کی دعوت، صفحہ:248۔

4 ... نیکی کی دعوت، صفحہ:246-247۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ (70) دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رحمۃُ اللہِ علیہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

---

1. ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
2. ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
3. ... الترغیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
4. ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات 11شعبان المعظم 1442ھ 25مارچ 2021ء

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے ہفتہ وار رِسالہ پڑھنے کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے کسی رِسالے کا مطالعہ کرنے یا آڈیو سُننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جاتی ہے، دِینی کتب ورسائل کے مطالعے کی برکت سے ❁ علمِ دِین کا حصول آسان ہوجاتا ہے ❁ ذہنی و اخلاقی تربیت ہوتی ہے ❁ بے فائدہ مصروفیات سے بچت ہوتی ہے ❁ وقت کو قیمتی بنایا جاسکتا ہے ❁ حافظہ تیز ہوتا ہے۔ آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے **"قبر کی پہلی رات"** کا اِعلان کیا جائے گا، تمام عاشقانِ رسول مطالعے کی برکات اور امیر اہلسنّت کی دُعائیں لینے کے لیے یہ رسالہ ضرور حاصل فرمائیں۔

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آنے والے ہفتے کو رات تقریباً **09:30** بجے مدنی چینل پر براہِ راست

---

1 ... تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

(Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمدالیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مختلف موضوعات (Topics) پر مشتمل **سوالات کے جوابات** عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

حقوق العباد سے متعلق **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ علیہ کی نہایت ہی عمدہ کتاب جس کا نام ہے: "**والدین ، زوجین اور اساتذہ کے حقوق**"، اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے (❀) میاں بیوی میں سے کس کے حقوق زیادہ ہیں؟ (❀) **بیٹے پر سوتیلی ماں** کا کیا حق ہے؟ (❀) **استاد** کے کیا حقوق ہیں؟ (❀) **اولاد پر ماں** کا حق زیادہ ہے یا باپ کا؟ (❀) **استاد** اگر خلافِ شرع کسی کام کا حکم دے تو کیا کریں؟ (❀) **استاد کا شاگرد** پر کیا حق ہے؟۔۔۔۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ۔ **ہدیہ**۔ 50- روپے

تیسری جمعرات ہفتہ وار اجتماع میں رات گزارنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یا ربِّ کریم! جو اسلامی بھائی مہینے کی چوتھی جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رات گزارے اوراِشراق تک ٹھہرا رہے، اُس کو بار بار حج وحاضریٔ مدینہ سے مشرّف فرما اور ایمان وعافیت کے ساتھ زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما - اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول

آج ہم "**سچ بولنے کا ثواب**" کے موضوع پر سننے کی سعادت حاصل کریں گے مثلاً (❀) بارگاہِ خدا میں **صِدّیق** لقب کا حصول (❀) **سچ** کسے کہتے ہیں؟ (❀) **سچ بولنے** کا حکم؟ (❀) **سچ بولنے** کے فائدے اور **ثوابات** (❀) **سچ نہ بولنے** کے **نقصانات** (❀) **میت کو قبر میں اُتارتے وقت پڑھی جانے والی دُعا** یاد کروائی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ